قال نذرت نذرا فی الجاهلية فسألت النبی صلی الله علیه وسلم بعد ما اسلمت فامرنی ان اوفی بنذری رواه ابن ماجه وعن کردم بن سفيان انه سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نذر نذره فی الجاهلية فقال له الوثن او لنصب قال لا ولکن لله قال اوف لله ما جعلت له انحر علی بوانة واوف بنذرك رواه احمد قال الشوکانی وفی حديث عمر دليل علی انه يجب الوفاء بالنذر من الکافر متی اسلم وقد ذهب الی هذا البعض اصحاب الشافعی وعند الجمهور لا ينعقد النذر من الکافر وحديث عمر حجة عليهم (نيل ۲۸۶/۸) صورت مسئولہ میں اگر ہندو نے بت وغیرہ کے نام کی نذر مانی ہے یا اسکا قوی شبہ ہے تو ایسی مٹھائی مسجد والوں کو یا کسی مسلمان کو ہرگز نہیں کھانی چاہئے اور اگر اللہ کے نام کی نذر مانی ہے تو اسکے کھانے میں شرعاً کوئی حرج وقباحت نہیں ہے جس طرح شرائط مخصوصہ کے ساتھ کافر کا ہدیہ اور عطیہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین اور یہود ونصاریٰ کے ہدایا وتحائف قبول فرمالیا کرتے تھے۔

(۲) شئ موقوف کا ہبہ کرنا یا بیچنا جائز نہیں ہے عن ابن عمر ان عمر تصدق بمال له علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان يقال له ثمغ وکان نخلا فقال عمر يا رسول الله انی استفدت مالا وهو عندی نفيس فاردت ان اتصدق به فقال النبی صلی الله علیه وسلم تصدق باصله لا يباع ولا يوهب ولا يورث ولکن ينفق ثمره (بخاری) الوقف لا يباع ولا يوهب ولا يورث (عالمگیری) صورت مسئولہ میں مہتمم مدرسہ۔ مدرسہ پر وقف شدہ زمین کو فروخت نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ وقفی زمین مدرسہ کے حق میں بغیر فروخت کئے ہوئے بیکار ہو اور کسی طرح بغیر بیچے ہوئے مفید وکار آمد نہ ہو سکے تو فروخت کرنا جائز ہے۔ لیکن اس صورت میں وقف کرنے والا اپنی وقف کردہ زمین خود نہیں خرید سکتا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں باب وقف الدواب والکراع کے ماتحت حدیث ذیل ذکر کی ہے۔ عن ابن عمر ان عمر حمل علی فرس له فی سبيل الله اعطاها رسول الله صلی الله علیه وسلم ليحمل عليها فحمل عليها رجلا فاخبر عمر انه قد وقفها يبيعها فسأل رسول الله صلی الله علیه وسلم ان يبتاعها فقال لا تبتعها ولا ترجعن فی صدقتك۔

سوال: اگر کسی شخص نے مسجد میں روشنی کے واسطے تیل کے لئے کچھ پیسے دیئے اور مسجد کے دوسرے مصرف میں صرف کرنے کی اجازت نہ دی لیکن مسجد کے متولی نے بجائے تیل کے، یہ پیسے مسجد کے لوٹوں پر صرف کردیئے۔ کیا شرعاً متولی مسجد کا یہ عمل جائز ہے؟ (عبد الرحیم از بھوپال)

جواب: اگر تیل کے لئے ان پیسوں کی حاجت وضرورت نہیں تھی اور لوٹوں کیلئے ضرورت تھی تو متولی کا یہ فعل جائز ہے۔ دینے والے کی تصریح اور شرط کا بلا ضرورت ومصلحت خلاف نہیں کرنا چاہئے شرط الواقف يجب اتباعه لقولهم شرط الواقف کنص الشارع کذا فی الاشباه وغيره من کتب الفقه - السابعة، شرط الواقف عدم الاستبدال فللقاضی الاستبدال اذا کان اصلح (الاشباه والنظائر)